

امریکی مقیم مسلمانوں کی ضروری گزارشات

جمعۃ المسلمین واشٹنگٹن کے جلسہ عام سے مدیر الشریعہ کا خطاب

جمعۃ المسلمین واشٹنگٹن ڈی سی (یو۔ ایس۔ اے) کے زیر اہتمام ۲۷ اکتوبر ۸۹ء کو بعد نماز مغرب پرش الہی ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس سے تحریک ختم نبوت کے عالمی راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی، مدیر الشریعہ مولانا زاہد ارشدی جمعۃ المسلمین کے امیر مولانا عبدالحمید صغیر نقشبندی اور مولانا عبدالستین نے خطاب کیا۔ مولانا چنیوٹی نے اپنے مفصل خطاب میں قادیانیت کا پرست اور تم کرتے ہوئے اس کے باطل عقائد اور اسلام دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی جبکہ مدیر الشریعہ نے امریکہ میں مقیم مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے مندرجہ ذیل خطاب کیا۔

بعد الحمد والصلوة

میں مسجد الہدی واشٹنگٹن ڈی سی کی انتظامیہ اور جمعۃ المسلمین کے ذمہ دار حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج یہاں اس محل کا انعقاد کر کے ہمیں اپنی دینی ذمہ داریوں کے بارے میں کچھ کہنے سننے کا موقع فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جتنے خیر دیں۔

تفصیلی خطاب تو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کا ہوا جو قادیانیت کی فتنہ خیزوں کے بارے میں آپ سے کھل کر بات کریں گے۔ مجھے مختصر وقت میں آپ دوستوں سے یہاں امریکہ میں مقیم مسلمانوں پر مخصوص پاکستانی دوستوں کی ذمہ داریوں کے حوالے سے کچھ گزارشات پیش کرنی ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ کچھ مقصد کی باتیں کہنے سننے کی توفیق دیں اور دین حق کی جرات سمجھیں آئے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

حضرات محترم! مجھے اس سلسلہ میں اپنی معلومات کے حوالے سے پورا پورا نہیں لیکن اب تک جو معلومات مجھے حاصل ہوئی ہیں

ان کے مطابق ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں مسلمان چارٹی صد ہیں۔ اگر یہ درست ہے اور امریکہ کی آبادی کم و بیش ۲۷ کروڑ بیان کی جاتی ہے تو اس حساب سے مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہی بنتی ہے۔ اس ایک کروڑ میں پاکستانیوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دس لاکھ کے لگ بھگ شمار کی جا رہی ہے پھر یہ تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہر اندازہ ہے کہ اگلے دس سال میں یہ تعداد زیادہ نہیں تو کم از کم گنتا مزدور ہو جائے گی۔

محترم بزرگوار! اس گزارش کے ساتھ میں آپ دوستوں کو چند اہم امور کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک یہ کہ آپ اپنے ارد گرد نظر ڈالیں گے تو آپ کو بے شمار ایسے خاندان نظر آئیں گے جو کسی زمانے میں مسلمان تھے بالخصوص سپانیش اور میکسیکن قوم میں آپ کو ایسے خاندانوں کی ایک بڑی تعداد نظر آئے گی جن کے آباء اجداد کس زمانہ میں میان بیکشیت مسلمان تھے۔ ان کی اولاد مسلمان نہیں رہی۔

میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑتا کہ امریکہ میں پہلے
کوئس آیا تھا یا سپین کے مسلمان اس زمین پر پہلے وارد ہوئے
تھے لیکن اس تاریخی حقیقت کی طرف آپ کو متوجہ کرنا ضروری
سمجھتا ہوں کہ سپین میں مسیحاویت کے دوبارہ تسلط کے وقت
وہاں سے بے شمار خاندان سمندر پار کر کے امریکہ میں آئے
تھے لیکن آج وہ خاندان مسلمان نہیں ہیں۔ آپ ذرا کریدیں گے
تو آپ کو ان خاندانوں میں اسلام کے آثار آج بھی نظر
آ سکتے ہیں لیکن یہ رگ مذہب کے ساتھ تعلیمی تعلق دہرنے
کی وجہ سے نہ صرف یہاں کے معاشرے میں ضم ہو گئے
بلکہ ایمان سے محروم ہو کر مسیحاویت کی آغوش میں چلے گئے۔
پھر آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو مشرقی یورپ میں کیونزیم کے
تسلط کے وقت وہاں سے ایمان بچانے کے لیے نکل کھڑے
ہوئے۔ ان میں سے کچھ خاندان یہاں امریکہ میں آ کر آباد ہوئے
ان میں سے بھی بہت سے خاندان آپ کو ایسے ملیں گے
جو آج مسلمان نہیں رہے اور یہاں کا کلیئر اور مذہب انہیں
پوری طرح بھگ کر چکا ہے۔

حضرات محترم! میں آپ حضرات سے عرض کرنا چاہتا
ہوں کہ اپنے ارد گرد ان شہادت کو دیکھتے ہوئے آج آپ
نے ایک فیصلہ کرنا ہے۔ وہ یہ کہ اس خط میں جہاں آپ دنیا
کی زندگی کے لیے بہتر وسائل کی تلاش میں آئے ہیں آپ
کی اولاد کا مستقبل کیا ہوگا؟ کیا آپ فی الواقع اپنی اولاد کو
آنے والی نسل کے دینی مستقبل سے مستبردار ہو چکے ہیں؟
اور کیا آپ واقعتاً اس واضح طور پر نظر آنے والی تبدیلی
کو ذہناً قبول کر چکے ہیں۔

اگر ایسا نہیں ہے اور آپ کے چہرے مجھے بتا رہے
ہیں کہ آپ ذہناً اپنی اولاد کو کفر کے حوالے کرنے کے لیے
تیار نہیں ہیں تو پھر یہ بات صرف خواہش کے ساتھ پوری
نہیں ہوگی۔ اس کے لیے آپ کو کچھ کرنا ہوگا اور یہ آپ ہی کی
ذمہ داری ہے کہ اپنی اولاد کو کفر کی آغوش میں جانے سے روکیں۔

قرآن کریم نے بھی یہ ذمہ داری آپ پر عائد کی ہے کہ
موت خروجِ حتم کی آگ سے بچنے کی کوشش پر اکتفا نہ کریں
بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اس آگ سے بچائیں۔ یہ دین
کا تقاضہ ہے اور یہ عقل و منطق کا تقاضہ بھی ہے۔ دیکھئے
ابھی ساں فرانسسکو میں زلزلہ آیا ہے۔ یہ خدائی گرفت
آتی رہتی ہے۔ اگر کسی جگہ زلزلہ آ جائے، کسی مکان میں
آگ لگ جائے تو کسی مکان کا مالک ایسا بے وقوف نہیں
ہوگا کہ خود اکیلا مکان سے باہر نکلے میدان میں جا کھڑا ہو
اور مطمئن کا اظہار کرے کہ میں تو آگ سے بچ گیا ہوں ایسا
کرنا عقلی نہ نہیں ہے وقوفی شمار ہوگا۔ عقلمند آدمی وہ سمجھا
جائے گا جو پہلے گھر کے دوسرے افراد کو بیوی بچوں کو اہل
عیال کو آگ سے بچانے کی کوشش کرے گا اور پھر خود آگ سے
بچنے کا سوچے گا۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ اے
ایمان والو! اپنے آپ کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ اور اپنے اہل و عیال
کو بھی جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کرو۔ اس لیے اولاد
کے دین و عقیدہ کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے اور جناب
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کا اظہار اس طرح فرمایا
ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ
مالِ باپ ہیں جو اس کو یودی بناتے ہیں مسیائی بناتے ہیں یا
جو کسی بناتے ہیں۔

حضرات محترم! میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر کمرے میں مقیم مسلمانوں
کو رفتہ رفتہ اپنی نئی نسل کو بطور مسلمان باقی رکھنے کی ضرورت
کا احساس ہو رہا ہے۔ یہ جذبہ بیدار ہو رہا ہے، فکر بڑھ رہا
ہے لیکن اسے صحیح طریقہ سے منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا
صحیح راستہ یہ ہے کہ آپ اپنے گھروں کے ماحول کو کسی نہ کسی
حد تک مذہبی بنانے کی کوشش کریں۔ مذہبی اقتدار سے وابستگی
برقرار رکھیں، گھروں میں نماز اور دیگر عبادات کا اہتمام کریں
اور سب سے بڑھ کر اپنی اولاد کی دینی تعلیم کا نظم قائم
کریں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آپ نے اپنی اولاد کو مسلمان

آپ کو متوجہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جب آپ یہ مساجد مدارس اور دینی مراکز قائم کریں گے، اور آپ کو بہر حال تمام کرنا ہوں گے تو انہیں آباد کرنے کے لیے، انہیں چلانے کے لیے آپ کو دینی افراد کی ضرورت ہوگی وہ کھپ آپ کہاں سے لائیں گی؟ اتنی بڑی تعداد میں حفاظہ قراء اور علمائے کمال سے متیا کریں گے؟ اس کا ایک جواب تو یہ ہے اور یہ آسان جواب ہے کہ ہم اپنی ضرورت کے لیے مذہبی افراد کی یہ کھپ اپنے ملک سے منگوائیں گے۔ یہ راستہ آسان ہے لیکن اس کے کچھ تلخ ثمرات بھی ہوں گے اور ان تلخ ثمرات کا تجسّس ہم اس سے قبل یورپ میں کر چکے ہیں۔

میرے بھائی! جب ہم اپنے ملک میں دینی کام کرتے کرتے آپ کے یہاں منتقل ہوں گے تو ہمارے ساتھ بیماریوں کے وہ جراثیم بھی منتقل ہوں گے جو ہمیں لاحق ہیں۔ یہ وہ بیماریاں ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے ملکوں میں بھی کسی کام کا نہیں پہنے دیا اور باہر جا کر بھی یہ بیماریاں ہمارے لیے اور اسلام کے لیے بدنامی اور رسوائی کا باعث بن رہی ہیں۔

یورپ میں جب مسلمان منظم ہونا شروع ہوئے تو انہوں نے اپنی ضرورت کے لیے علماء اور حفاظ اپنے وطن سے منگوائے اور ان جراثیم کا ملاقا کیا جو ہماری مخصوص بیماریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہم نے یورپ کو دیوبندی، بریلوی لڑائیوں کا اکھاڑہ بنادیا۔ مسجدوں کے جھگڑے ہوئے، خدا کے گھر کیل کر دیے گئے، عبادت گاہوں کو کھنڈ کے ذریعے خالی کرایا گیا اور ہم کھنڈ کے سامنے مذمت اور شرمندگی کا عنوان بن کر رہ گئے۔

مجھے دُور لگ رہا ہے کہ یہاں بھی یہی کھیل کھیلا جائے گا۔ اس لیے میں آپ حضرات کو قبل از وقت خبردار کر رہا ہوں کہ خدا کے لیے ان جراثیم کا کوئی علاج سوچ لیجئے۔ آج جب ہم ایک ملک سے دوسرے ملک جاتے ہیں تو ایئر پورٹ پر ہتھیاروں کی جانچ کی جاتی ہے، کیا جاتا ہے کہ اس ملک کی

باقی رکھنا ہے تو آپ کو مساجد کا نظام قائم کرنا ہوگا۔ آپ کو دینی مدارس کا منظم طریقہ سے آغاز کرنا ہوگا۔ آپ کو اپنی اولاد کی معمری اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہونا ہوگا ورنہ آپ اپنی آئندہ نسل کو مذہب اور دین کے ساتھ وابستہ نہیں رکھ سکیں گے اور خدا کا عتاب اس کا حشر دہی ہوگا جو اس سے قبل یہاں بنے والے مسلمانوں کا ہر چکا ہے۔

ایک اور نکتہ بھی ذہن میں رکھیں کہ یہاں اس معاشرہ میں اپنی اولاد کو دین کے ساتھ وابستہ رکھنے کا واحد ذریعہ صرف اور صرف آپ ہیں۔ اپنے وطن میں اگر ماں باپ اولاد کی تربیت سے خدا کا عتاب غافل ہوں تو تباہی و تاراج بھی ہیں جو نوجوان نسل کو دین سے دور جانے سے روک لیتے ہیں جملہ میں مسجد ہے، اچھے دوستوں کی سوسائٹی ہے، وعظ و نصیحت کی مجلسیں ہیں۔ وہاں اگر آپ تجربہ نہیں کریں گے تو بھی کوئی نہ کوئی ذریعہ اور مل سکتا ہے لیکن یہاں تو باقی سب راستے بند ہیں۔ یہاں کا معاشرہ، سوسائٹی، میڈیا، تعلیمی ادارے، تفریحی برادری، نوجوان کو کفر کی طرف اور جہنمی انارک کی طرف لے جانے والا ہے۔ صرف ماں باپ ہی ایک ایسا واحد ذریعہ باقی رہ جاتا ہے جو اگر صحیح توجہ دے گا تو اولاد کے مسلمان رہنے کا کوئی امکان ہے ورنہ یہاں اور کوئی تبادل ذریعہ موجود نہیں ہے۔ اس لیے یہاں آپ کی ذمہ داری اپنی اولاد کے بارے میں لگنی چھ جاتی ہے جو آپ کو بہر حال پوری کرنی ہے۔ ورنہ آپ خدا کے مجرم تو ہوں گے ہی اپنی اولاد اور مسلمانوں کی تاریخ کے بھی مجرم شمار ہوں گے۔

محترم بزرگوار! دوستو! میں جہاں آپ کو اپنی اولاد کے دینی مستقبل کے تحفظ کے لیے مساجد اور دینی مدارس کے قیام کا مشورہ دے رہا ہوں اور دینی مراکز کے ناگزیر ہونے کا احساس دلانا ہوں وہاں ایک تلخ حقیقت کی طرف

ہوتی ہے۔ ایک دارالعلوم بنائیں۔ اس میں حفاظ قراء اور علماء تیار کریں۔ میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ جو جوان اس ماحول میں رہ کر دین کی تعلیم حاصل کریں گے وہ یہاں کے تقاضوں اور مشکلات کو زیادہ بہتر طور پر سمجھیں گے اور وہ زیادہ مؤثر طریقے سے آپ کی مساجد و مدارس کو آباد کر سکیں گے۔ میرے سامنے پڑھے لکھے دانشور دوست بیٹھے ہیں۔ وہ اس نکتہ کو مزید سمجھ رہے ہیں کہ اور وہ یقیناً میری گزارش پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں گے۔

میرے محترم بزرگوار! میں نے آپ حضرات کا خاصا وقت لے لیا ہے لیکن یہ باتیں آپ سے دوڑک انداز میں کرنا میں اپنی ذمہ داری سمجھتا تھا اب پھر ان گزارشات کا خلاصہ ہر دیتا ہوں۔ میں نے آپ حضرات سے تین گزارشات کی ہیں:

- اپنے سے پہلے آنے والے مسلمانوں کی اولاد کے عشر سے سہی حاصل کریں۔ اور اپنی اولاد اور نئی نسل کو مذہب کے ساتھ وابستہ رکھنے کے لیے اپنے گھر دل کا ماحول مذہبی بنانے کی کوشش کریں۔
- مذہب کے ساتھ اپنی اور اپنی اولاد کی دلچسپی کو صحیح رکھنے کے لیے مساجد، دینی مدارس اور دینی مراکز کے نظام کو منظم طریقے سے قائم کریں۔
- مذہبی ضروریات کے لیے یہاں کے ماحول اور تقاضوں سے ناواقف افراد کو مددگار بنانے کی بجائے ایک بڑا دارالعلوم قائم کر کے خود یہاں حفاظ، قراء اور علماء کی کھپ تیار کریں تاکہ وہ یہاں کے ماحول اور تقاضوں کے مطابق آپ حضرات کی بہتر دینی راہنمائی اور خدمت کر سکیں۔

میں آخر میں مسجد المدنی کی انتظامیہ، جمعیت المسلمین کے امیر مولانا عبدالحمید اصغر اور ان کے رفقاء کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں

بجاریوں کے جراثیم تو ساتھ نہیں لے آئے۔ آپ کو بھی ایسا کڑا ہوگا اور ان جراثیم کو اپنے ملک میں آنے سے روکنا ہوگا ورنہ آپ اس معاشرہ میں مذاق بن کے رہ جائیں گے اور دین کی خدمت کی بجائے دین کی رسوائی کا ذریعہ ثابت ہوں گے۔

محرم بزرگوار! میں آپ کو ایک اصول بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے دین کی تین بنیادیں ہیں۔ ان کو کسی حالت میں نظر انداز نہ کریں۔ ۱۔ قرآن کریم ۲۔ سنت رسولؐ اور صحابہ کرامؓ جو شخص قرآن کو مانتا ہے، حدیث رسولؐ کو تسلیم کرتا ہے اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کو قبول کرتا ہے وہ حقیقی ہوشیاری ہو، مالکی ہو، حنبلی ہو، ظاہری ہو، دیوبندی ہو، بریلوی ہو، اہلحدیث ہو یا کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو اس سے کسی مسئلہ میں جھگڑا نہ کریں، کسی اختلاف میں نہ الجھیں اور اگر آپ کو کوئی الجھانے کی کوشش کرے تو اسے ٹوک دیں جیٹک دیں اور اس کی بات کو تسلیم نہ کریں۔ تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ اپنی اولاد کی دینی تعلیم اور نئی نسل کی مذہب سے وابستگی برقرار رکھنے کے لیے مساجد، مدارس اور دینی مراکز کا اہتمام آپ کی ذمہ داری ہے لیکن ان مراکز کے لیے ایسے افراد کی تلاش میں احتیاط سے کام لیں اور اگر آپ میرا شرعہ مانیں تو ایسے افراد کو درآمد کرنے کا بھی نہ سوچیں۔ کیونکہ جن افراد نے آپ کے ماحول میں تربیت نہیں پائی، آپ کے ماحول میں کام نہیں کیا وہ آپ کے ماحول کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ اپنی ذہنی ساخت اور تربیت و ماحول کے سانچے میں لپک کر ڈھالنے کی کوشش کریں گے جس کے نتیجہ میں وہ بیماریاں پھر آپ میں عود کر آئیں گی جو خود ہمارے ملکوں میں ہمارے لیے بربادی کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ اس کی بجائے آپ یہ کیوں نہیں کرتے کہ اپنی ضروریات کے لیے حفاظ، قراء اور علماء کی کھپ خود یہاں تیار کریں۔ ایک معیاری دارالعلوم کے قیام کی طرف توجہ دیں۔ دانشمندان، رہنمائے متہدہ امریکہ کا دارالاسطفت ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کی تعلیم

کا بطور خاص اہتمام کریں۔
مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ امریکہ میں یہودی لابی
قادیانوں کی حمایت اور ملت اسلامیہ کی مخالفت میں متحرک
ہے۔ اس لابی کا سامنا کرنا ادراس کے پھیلانے ہوئے
زہر کا ازالہ کرنا یہاں کے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے انہوں
نے امریکہ میں مقیم مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلہ میں
اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔

کر ہفتہ کے دوران آپ حضرات نے وقت نکال کر اس
اجتماع میں تشریف لائے ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب
کی حاضری کو قبول فرمائیں اور دین حق کے لیے مثبت اور
مؤثر خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین
یا اللہ العالمین۔

بقیہ: ادارہ

کے مطابق سعودی عرب میں جرم کی شرح سب سے کم ہے۔
جہاں تک شرعی قوانین کو غیر انسانی، غیر جمہوری اور
غیر اسلامی قرار دینے کا تعلق ہے یہ اسلامی نظام و
قانون کے خلاف یہودی، ہندو، کیونسٹ اور سکولر لابیوں
کی مشترکہ عالمی مہم کا ایک حصہ ہے۔ اس لیے ہم پاکستان
دین لیگل رائٹس کمیٹی کی ارکان سے گزارش کریں گے کہ وہ
حدود آرڈینیٹس پر مؤثر عملدرآمد سے جرم کے خاتمہ
کا یقینی ذریعہ بنانے اور اس کی خامیوں کو دور کرنے
کی ضرورت پیش کریں۔ اس سلسلہ میں انہیں ہمدردی
بھی حاصل ہوگا لیکن "اسلامی نظام و قوانین" کے خلاف
اسلام دشمن لابیوں کی مہم میں ان کا آلہ کار نہ بنیں کہ
یہ اسلام دشمنی کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کے ساتھ
خداوندی کے بھی مترادف ہے۔

انشاء
۰۸۹-۱۱-۰۸

بقیہ: مشکا گو میں عالمی کا سفر

کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔

مولانا عاقل مسی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا
بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر دین کی عمارت قائم نہیں ہوتی
اس لیے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس عقیدہ کی حفاظت

مدیر (شرعی) کے
بیرونی ممالک کے
سفر کے وجہ سے



کے بارے میں ان کا مقالہ زیرِ نظر شاہد

میں شامل نہیں کیا جاسکا۔ یہ

مقالہ انشاء اللہ الغریزہ آئندہ شمارہ میں شامل ہوگا۔

ہوگا۔ احباب مطلوبہ تعداد سے ۲۱ نومبر

تک مطلع فرمائیں۔ * (ادارہ)